8۔ کتبہ

غلام عباس (۱۹۰۹ء۔۱۹۸۲ء)

غلام عباس اردو کے نام ور افسانہ نگاروں میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ امرت سر کے ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کرنے کے بعد پندرہ سال کی عمر سے لکھنے کا آغاز کیا۔ بچوں کے لیے کتب لکھنے کے ساتھ ساتھ رسائل میں بہ طور معاون مدیر اپنے فرائض انجام دیے۔ محکمہ تعلقاتِ عامہ اور ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے۔ آپ ترکی ادب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔

پریم چند کے بعد آپ کو افسانہ نگاری میں عروج اور شہرت حاصل ہے۔ "کتبہ" آپ کا شاہ کار افسانہ ہے۔ آپ نے اپنے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی کی ہے۔ آپ نے نہایت کمال سے عام افراد اور ان کے مسائل کو موضوع بنایا ہے۔ آپ عام سے موضوع پر اس خوب صورتی سے قلم اٹھاتے ہیں کہ تمام سماج آپ کے افسانے کا کردار اور موضوع محسوس ہوتا ہے۔ آپ نے جب افسانہ نگاری کا آغاز کیا تب مغربی تعلیم اور تہذیب اپنا رنگ جما رہی تھی اور لوگ کش مکش کا شکار تھے کہ مشرقی روایات کو تھامے رکھیں یا نئی تہذیب کا دامن تھام لیں۔ آپ نے اس کیفیت کو خوب صورتی سے اپنے افسانوں میں پیش کیا۔

آپ کا اسلوب بیان نہایت سادہ اور پُر اثر ہے۔ آپ کے افسانوں میں نفسیاتی تجزیہ موجود ہے۔ زبان کی صحت و صفائی کا افسانوں میں التزام ہے۔ آپ کے اسلوب نے معمولی موضوعات کو غیر معمولی بنا دیا۔ آپ کا قلم جذبات کے بہہ جانے اور تعقل پسندی کا قائل رہا۔ آپ نے زندگی کے تلخ حقائق کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے آپ کے کردار ہماری زندگی کے جیتے جاگتے کردار ہوتے ہیں۔

تصانیف: ''آنندی، جاڑے کی چاندنی، کن رس، دھنک، گوندنی والا تکیہ'' اور ''اوورکوٹ''۔

اعزاز: آپ کی باوقار اور کامیاب تخلیقی زندگی اور ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومتِ پاکستان نے "ستارۂ امتیاز" سے نوازا۔

الفاظ/معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وضع	طرز، روش	گہما گہمی	چہل پہل، رونق
چوڑی چکلی سڑک	کھلی، بڑی سڑک	خس و خاشاک	گھاس پھونس، تنکے
تپش	حرارت، گرمی	خلافِ معمول	معمول کے خلاف
رکھوالی	حفاظت	وضع قطع	دیکھنے میں، ظاہری حالت
توند	بڑا پیٹ	یک سوئی	توجہ
تربتر	شرابور، بھیگا ہوا	بد قطع	بدصورت، بدنما
خراماں خراماں	خوشی خوشی، آہستہ آہستہ	طمانیت	تسلی، سکون، خوشی
مشق بہم پہنچانا	مہارت حاصل کرنا	مسیں بھیگنا	لڑکوں کا جوانی میں قدم رکھنا

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

جہاں دیدہ گھاگ	جس نے دنیا کے نشیب وفراز دیکھے ہوں، عمر رسیدہ	نالاں	ناراض
کہنہ فروش	پرانی چیزیں بیچنے والے	ہرقماش	ہرانداز کا، ہر طور طریقے کا
مول تول کرنا	بحث کرنا	جم گھٹوں	گروہ کی شکل میں
مسخ ہونا	برباد ہونا	نفاست	صفائی، سلیقہ، ہنرمندی
شوقِ تحقیق	جاننے کا شوق	سعی لاحاصل	ناکام کوشش
حرص	لالچ	مصرف	کام، مطلب، غرض
کندہ کرانا	کھدائی کرنا، پتھر پر لکھوانا، نقاشی کروانا	نصب کرنا	لگانا، گاڑنا
بے مصرف	بلاوجہ، بے مقصد	خوش آئند	خوش گوار، اچھا لگنے والا
سنگ تراش	پتھر کی کانٹ چھانٹ کرنے والا	چابک دستی	پھرتی، مہارت، ہوشیاری، فن کاری
جلی حروف	بڑے بڑے حروف	حجاب	شرم، لحاظ
مسلط	سوار	بے کواڑ	بنادروازے کا
سبز باغ دکھانا	لالچ دینا	مشقت کی تکان	محنت کی تھکاوٹ
ہیجان	تیزی، شدت	نگاہِ لطف وکرم	کرم نوازی
دھندلی پڑ جانا	پھیکی پڑ جانا	لطیفۂ غیبی	اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد
جان کھپانا	محنت کرنا، سرتوڑ کوشش کرنا	مژدہ	خوش خبری
دل بجھ جانا	اداس ہو جانا	معیاد	مدت، عرصہ
مطلق	بالکل، قطعاً	آلکس	سستی، کاہلی
افسروں کے تیور	افسروں کا سلوک	راہِ راست	سیدھے راستے پر
بدنما	بھدا، برا	فارغ البالی	فرصت، فراغت
کفایت شعاری	بچت کر کے	بہتیرے	بہت سارے
پٹی سے لگے بیٹھنا	دن رات خدمت کرنا	محویت کا عالم	گہری سوچ میں، خیال میں گم
خطاطی	خوش نویسی، طریقۂ کتابت	ترمیم	درستی، اصلاح

www.taleemzone.com
Educational Guide
TALEEM ZONE

خلاصہ:

افسانہ ''کتبہ'' میں غلام عباس نے ایک کلرک کی آپ بیتی بیان کی ہے جو ایک سرکاری محکمہ میں کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا۔ شہر سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر پُر فضا باغات اور پھلواریوں میں گھری ہوئی قریباً ایک وضع کی عمارتوں کا ایک سلسلہ تھا جو دور دور تک پھیلتا چلا گیا تھا۔ عمارتوں میں کئی چھوٹے چھوٹے دفتر تھے جن میں کم و بیش چار ہزار آدمی کام کرتے تھے۔ درجہ دوم کا کلرک شریف حسین ایک تانگے میں سواری کی گنجائش دیکھ کر لپک کر اس میں سوار ہوا۔ شہر کی طرف لگا تھا کہ فروشوں کا بازار اس کی منزل تھی۔ اسے یہاں سے کچھ خریدنا نہیں تھا۔ اس کی بیوی میکے گئی ہوئی تھی۔ پانچ کا نوٹ اور کچھ آنے اس کی جیب میں بچے ہوئے تھے اور وقت گزاری اسے اس بازار میں لے آئی۔

شریف حسین حکیموں، سنیاسیوں، تعویذ گنڈے بیچنے والوں، سیاحوں اور فوٹو گرافروں کے پاس ایک دو منٹ رکا اور سیر کرتا ہوا اس طرف جا نکلا جہاں کباڑیوں کی دکانیں تھیں۔ اسے یہاں مختلف طرز کی چیزیں نظر آئیں۔ چینی کے ظروف، گلدان، بجلی کے لیمپ، گھڑیاں، جلی ہوئی بیٹریاں، گراموفون کے پُرزے، آلاتِ جراحی، ستار، بھس بھرا ہوا ہرن، پیتل کے لم ڈھینگ، بدھ کا نیم قد مجسمہ غرض اس طرز کی اشیا تھیں۔ شریف حسین کی نظر سنگ مرمر کے ایک ٹکڑے پر پڑی جو مغل بادشاہوں کے کسی مقبرے وغیرہ سے اکھاڑا گیا تھا۔ اس کی لمبائی سوا فٹ اور چوڑائی ایک فٹ تھی۔ یہ ٹکڑا دیکھتے ہی شریف حسین خوابوں کی دنیا میں پہنچ گیا۔ اس ٹکڑے کی قیمت تین روپے بتائی گئی۔ قیمت تو مناسب تھی لیکن وہ یہ ٹکڑا رکھ کر چل دیا کہ اس کی ضرورت کی چیز نہ تھی۔

دکان دار نے بحث کی تو شریف حسین جان چھڑانے کے لیے یہ کہ کر چل دیا کہ وہ صرف ایک روپیہ ادا کرے گا۔ دکان دار نے دیکھا کہ گاہک جا رہا ہے تو اُس نے وہ ٹکڑا ایک روپے میں دے دیا۔ شریف حسین کے لیے یہ پتھر جو پہلے غیر ضروری تھا مگر اب خوابوں کا مرکز بن گیا۔ شریف حسین نے اس کتبے پر اپنا نام وغیرہ لکھوا دیا اور رات اپنے مکان کے خواب میں گزار دی جس کے دروازے پر اس کے نام کا کتبہ لگا ہوا تھا۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔

اس نے کتبہ کو بے کواڑ کی الماری میں رکھ دیا اور اپنی معمول کی زندگی میں مصروف ہو گیا۔ اس عرصے میں اس نے نہایت محنت سے کام کیا۔ ہر دوسرے برس اس کی تنخواہ میں اضافہ ہو جاتا جس سے بچوں کی تعلیم کا خرچ نکل آتا۔ اس عرصہ میں کتبہ نے کئی جگہیں بدلیں، کبھی بے کواڑ کی الماری میں تو کبھی میز پر، کبھی صندوق کے اوپر تو کبھی بوری میں تو کبھی باورچی خانے میں رکھ دیا گیا۔ اپنی کفایت شعاری اور بیوی کی سلیقہ مندی کی بدولت اس نے بڑے بیٹے اور بیٹی کی شادیاں کر دی تھیں۔

شریف حسین کو بڑھاپے کی کمزوریوں اور بیماریوں نے دبانا شروع کر دیا۔ جاڑے کی ایک رات وہ کسی کام سے بستر سے اٹھا اور تیز سرد ہوا اس کے سینے میں لگی اور اسے نمونیا ہو گیا اور وہ مر گیا۔ بیٹے کو باپ سے بے حد محبت تھی اس نے کتبہ کو ایک سنگ تراش کے پاس لے جا کر اس میں تھوڑی سی ترمیم کرائی اور اسی شام اسے اپنے باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

اقتباس:

09808001

''گو اُن میں زیادہ تر کلرکوں کی مادری زبان ایک ہی تھی مگر وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ اطمانیت نہ تھی جو کسی غیر زبان پر قدرت حاصل ہونے پر اس میں باتیں کرنے پر اکساتی ہے بلکہ یہ کہ انھیں دفتر میں دن بھر اپنے افسروں سے اسی غیر زبان میں بولنا پڑتا تھا اور اس وقت وہ باہم بات چیت کر کے اس کی مشق بہم پہنچا رہے تھے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide
TALEEM ZONE

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کتبہ

مُصنف کا نام: غلام عباس

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مادری زبان	ماں بولی، ماں کی زبان	طمانیت	تسلی، سکون
اکساتی	ابھارتی	مشق بہم	مہارت حاصل کرنا

تشریح:

غلام عباس مشہور افسانہ نگار تھے۔ افسانہ ''کتبہ'' میں انھوں نے غریب اور متوسط طبقے کے طرزِ زندگی کا تجزیہ نہایت عمدہ انداز میں کیا ہے۔ تشریح طلب اقتباس میں دفتری اوقات میں کلرکوں کی زندگی کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔

شریف حسین دفتر میں کلرک درجہ دوم ہے متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی زندگی میں خواہش، کوشش اور سخت مشقت باوجود ان کے معاشی اور معاشرتی حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ دفتر میں کلرک کولہو کی بیل کے طرح جان توڑ محنت کر کے اپنے مالکین کو خوش کرنے کے ہزار جتن کرتے ہیں لیکن اُن کے حصّے میں سوائے محرومی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ اس افسانے میں المیہ دکھائی دیتا ہے۔

دفتر میں جتنے بھی کلرک ملازم تھے سب کی مادری یعنی ماں بولی ایک ہی تھی لیکن چوں کہ دفتر میں انگریزی زبان میں بات کرنے کا حکم تھا لہٰذا تمام کلرک غیر زبان یعنی انگریزی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ اُردو زبان کا لہجہ انگریزی زبان سے بہت مختلف ہے اس لیے جب کوئی اُردو بولنے والا انگریزی زبان کے لہجے کو اپناتا ہے تو اس کا لہجہ بگڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ غلام عباس نے اس اقتباس میں اس طرح اشارہ کیا ہے کہ کلرک زیادہ پڑھے لکھے تو تھے نہیں وہ انگریزی بولتے وقت اپنا لہجہ تبدیل کرتے تھے اور انگریزی میں بات کرنے کی وجہ اپنے افسرانِ بالا کے حکم کی تعمیل تھی اس لیے وہ چھٹی کے بعد بھی انگریزی زبان میں بات چیت کر رہے تھے تا کہ انگریزی زبان کو انگریزی لہجے میں بولنے کی مشق جاری ہے اور اُن کو انگریزی زبان بولنے میں مہارت حاصل ہو۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آدمی دن بھر جس زبان میں بات کرے پھر اُس زبان کا اُس انسان کے ساتھ ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ دن بھر دفتر میں بولے گئے الفاظ چھٹی کے بعد بھی کلرکوں کی زندگی میں شامل تھے۔ شریف حسین چوں کہ خود کلرک ہے لہٰذا انھوں نے کلرکوں کی زندگی کو قریب سے دیکھا۔

اقتباس:

9808002

مستقبل کے متعلق طرح طرح کے خوش آئند خیالات ہر روز اس کے دماغ میں چکر لگانے لگے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، جاتے، دفتر سے آتے، کوٹھیوں کے باہر لوگوں کے نام کے بورڈ دیکھ کر۔ یہاں تک کہ جب مہینا ختم ہوا اور اسے تنخواہ ملی تو اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سنگِ مرمر کے ٹکڑے کو شہر کے ایک مشہور سنگ تراش کے پاس لے گیا جس نے بہت چابک دستی سے اس پر اس کا نام کندہ کر دیا اور کونوں میں چھوٹی چھوٹی خوش نما بیلیں بنا دیں۔ اس سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کھُدا ہوا دیکھ کر اسے ایک عجیب سی خوشی ہوئی۔ زندگی میں شاید یہ پہلا موقع تھا جب اس نے اپنا نام اس قدر جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھا تھا۔

www.taleemzone.com

Educational Guide TALEEM ZONE

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوش آئند	خوش گوار، اچھا لگنے والا	سنگ تراش	پتھر کی کانٹ چھانٹ کرنے والا
چابک دستی	پھرتی، مہارت، فن کاری	جلی حروف	بڑے بڑے حروف

تشریح:

یہ کہانی ایک ملازم کی ہے جو اپنا کام جوش اور ولولہ کے ساتھ شروع کرتا ہے مگر دو سال کی لا حاصل کوششوں کے بعد اس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب انسان اپنی ان تھک محنت اور کوششوں کے باوجود کامیابی حاصل نہیں کر پاتا تو مایوسی اس کے دل میں اپنا گھر کر لیتی ہے۔ وہ پہلے جیسا جنون، جذبہ اور چستی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ کچھ ایسا ہی شریف حسین کے ساتھ ہوا تھا۔ لیکن جب وہ ایک سنگ مرمر کا ٹکڑا دیکھتا ہے تو اسے اپنے مستقبل کے بارے میں خوش آئند خیالات آتے ہیں۔ وہ ایسے ہی خیالات میں گم اس سنگ مرمر کے ٹکڑے کو تکتا ہی چلا جاتا ہے۔

بقول افتخار عارف:

میرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

وہ اپنی ترقی کے بارے میں سوچتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ ساجھے مکان کے بجائے ایک چھوٹا سا مکان لے کر باہر نصب کرے گا۔ وہ مستقبل کے خیالات میں ایسا گم ہوا تھا کہ اسے اب یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ یہ ٹکڑا اس کی زندگی کی اہم ضرورت تھی۔ جیسے ہی مہینا ختم ہوا تو وہ اس ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرانے کا فیصلہ کرتا ہے۔

بقول شہریار:

گھر کی تعمیر تصور ہی میں ہو سکتی ہے
اپنے نقشے کے مطابق یہ زمیں کچھ کم ہے

یہ کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ کبھی کبھی ہماری زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب ہم اپنے مقاصد کو لے کر شک میں پڑ جاتے ہیں۔ لیکن یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب ہمیں اپنے اندر کی قوت کو متحرک کرنا چاہیے اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مزید محنت کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنی خواہشات کو دل میں پنپنے دینا چاہیے کیوں کہ یہی احساس ہمیں آگے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

808003

اقتباس:

یہ زمانہ اس کے لیے بہت کٹھن تھا کیوں کہ وہ اپنے افسروں کو اپنی برتر کارگزاری دکھانے کے لیے چُھٹی پر گئے ہوئے کلرک سے زیادہ کام کرتا۔ اپنے ماتحتوں کو خوش رکھنے کے لیے بہت سا اُن کا کام بھی کر دیتا۔ گھر پر آدھی رات تک فائلوں میں غرق رہتا پھر بھی وہ خوش تھا۔ جب کبھی اُسے اُس کلرک کی واپسی کا خیال آتا تو اس کا دل بجھ سا جاتا۔ کبھی کبھی وہ سوچتا، ممکن ہے وہ اپنی چھٹی کی میعاد بڑھوا لے۔ ممکن ہے وہ بیمار پڑ جائے، ممکن ہے وہ کبھی نہ آئے:

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کٹھن	مشکل	غرق	مصروف
دل بجھ جانا	اداس ہو جانا	میعاد	مدت، عرصہ

تشریح:

افسانہ "کتبہ" میں غلام عباس نے ایک کلرک کی آپ بیتی بیان کی ہے جو ایک سرکاری محکمہ میں کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا۔ تشریح طلب اقتباس میں شریف حسین کی زندگی ایک دلچسپ موڑ لیتی ہے۔ ایک اول درجے کا کلرک چھٹی پر جاتا ہے۔ اس کی جگہ شریف حسین کو اس کی سابقہ کارگزاری کا خیال کرتے ہوئے تین مہینے کے لیے عارضی طور پر درجہ اول کے کلرک کی جگہ دے دی جاتی ہے۔

شریف حسین کا ہمیشہ سے خواب تھا اس اول درجہ کلرک کی سیٹ حاصل کرنے کا۔ اس نے بہت زیادہ محنت کرنا شروع کر دی۔ یہ زمانہ اس کے لیے بہت مشکل تھا لیکن وہ دن رات محنت کرتا۔ اپنے افسروں کو خوش کرنے کے لیے ان کے ذاتی کام بھی کر دیتا۔ چھٹی پر گئے ہوئے اس کلرک سے زیادہ کام کرتا اور ہمیشہ اس کوشش میں رہتا کہ افسرانِ بالا خوش ہو جائیں اور اسے ترقی دے دیں۔ سارا سارا دن دفتر میں محنت کرنا، رات کو بھی دفتر کی فائلیں گھر لے جانا اور زیادہ وقت لگا کر اچھا کام کرنے کی کوشش میں رہنا۔ آدھی آدھی رات تک ان فائلوں میں غرق رہنا۔ اس کے باوجود بھی وہ خوش تھا کیوں کہ اسے لگتا تھا کہ اس کی محنت کو دیکھتے ہوئے افسران اسے بڑا عہدہ دے دیں گے۔

بقول مرزا غالبؔ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں، لیکن پھر بھی کم نکلے

شریف حسین دن رات محنت کرتا رہا مگر اس کی کوئی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ جب کبھی وہ اس کلرک کی واپسی کا سوچتا تو اس کا دل اداس ہو جاتا اور ایک دفعہ پھر مایوسیوں کی طرف چلا جاتا۔ لیکن امید پر تو دنیا قائم ہے۔ شریف حسین کے دل میں پھر سے خواہش جنم لینا شروع ہو

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

جاتیں۔ اس کے دل میں یہ خواہشیں طرح طرح کے سبز باغ دکھانے لگیں۔ کبھی شریف حسین کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ کلرک اپنی چھٹیوں کی معیاد بڑھوالے۔ اور وہ تین ماہ کی بجائے زیادہ عرصہ تک چھٹیوں پر ہی رہے۔ اس کے دل میں یہ خیال بھی آتا کہ ہوسکتا ہے وہ کلرک بیمار ہو جائے اور کبھی واپس نہ آئے۔ دراصل مصنف غلام عباس نے ہمارے معاشرے کے بے حس معمولات اوران زندہ خواہشوں کا تذکرہ کیا ہے جو آخرکار حسرت بن جاتی ہیں۔ سخت محنت و کاوش کے باوجود ہمارے معاشرے میں شریف حسین جیسے کئی کردار سوتے جاگتے اپنی ایسی خواہشات کو دل میں لیے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ شریف حسین بھی چاہتا تھا کہ اس کی آرزوئیں اور اس کے ارمان پورے ہو جائیں لیکن اس کے تمام خواب پورے نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ پوری زندگی انھی خواہشات کے حصول میں صرف کر دیتا ہے۔

09808004

اقتباس:

اس کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا مکان کی صفائی کرا رہا تھا کہ پرانے اسباب کا جائزہ لیتے ہوئے ایک بوری میں اُسے یہ کتبہ مل گیا۔ بیٹے کو باپ سے بے حد محبت تھی، کتبہ پر باپ کا نام دیکھ کر اس کی آنکھوں بے اختیار آنسو بھر آئے اور وہ دیر تک ایک محویت کے عالم میں اس کی خطاطی اور نقش و نگار کو دیکھتا رہا۔ اچانک اسے ایک بات سُوجھی جس نے اس کی آنکھوں میں چمک پیدا کر دی۔

اگلے روز وہ کتبہ کو ایک سنگ تراش کے پاس لے گیا اور اس سے کتبہ کی عبارت میں تھوڑی سی ترمیم کرائی اور پھر اسی شام اسے اپنے باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
لکھائی	خطاطی	گہری سوچ	محویت
لگا دینا، گاڑ دینا	نصب کرنا	درستی	ترمیم

تشریح:

افسانہ ''کتبہ'' میں غلام عباس نے ایک کلرک کی آپ بیتی بیان کی ہے جو ایک سرکاری محکمہ میں کلرک کی حیثیت سے ملازم تھا۔ تشریح طلب اقتباس میں بتایا جا رہا ہے کہ حالات کے دھارے میں بہتا ہوا، کولہو کے بیل کی طرح دن رات محنت کرتا ہوا شریف حسین آخر مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد ایک دن اس کا بڑا بیٹا اپنے مکان کی صفائی کر رہا تھا۔ جب اس نے پرانے سامان کا جائزہ لیا تو اسے ایک بوری میں سے وہ کتبہ مل گیا۔ وہ محض ایک کتبہ نہیں تھا بلکہ اس کے باپ کے خواب اور اس کی حسرتیں تھیں۔ بیٹے کو اپنے باپ سے بہت پیار تھا۔ کتبہ پر اپنے باپ کا نام دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

مصنف نے اس اقتباس میں شریف حسین کی زندگی کے اس طرزِ کہن کی بھی عکاسی کی ہے جو ہمارے معاشرے میں سرایت کر چکا ہے۔ شریف حسین ساری زندگی یہ خواہش تو کرتا ہے کہ وہ اپنا ذاتی مکان بنائے خوش حال زندگی بسر کرے لیکن اس کے لیے کوئی خاطر خواہ کوشش نہیں کرتا کاروبار کرنے کا سوچتا تو ہے لیکن خسارے کے ڈر سے ایسا نہیں کرتا۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

بقول حفیظ جالندھری:

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے، کہیں ویسا نہ ہو جائے

شریف حسین کا بیٹا دیر تک خاموش کھڑا اس کتبے پر بنے ہوئے پھول بوٹوں کو دیکھتا رہا۔ اس پر لکھا ہوا اپنے باپ کا نام اسے اور اداس کر دیتا ہے۔ وہ لکھنے والی اس خطاطی کو بھی دیر تک دیکھتا رہتا ہے پھر اچانک سے اس کے ذہن میں کوئی بات آتی ہے۔ وہ خیال اسے خوش دیتا ہے جیسے وہ اپنے باپ کی کوئی خواہش پوری کرنے والا ہو۔ اپنے اس خیال کو عملی شکل دینے کے لیے اگلے ہی دن وہ کتبہ لے کر ایک سنگ تراش کے پاس جاتا ہے۔ وہ اپنے باپ کے نام کے اس کتبے کی تحریر میں تھوڑا سا اضافہ کرواتا ہے پہلے اس کتبے پر شریف حسین کا صرف نام ہے۔ اب بیٹا اس کتبے پر اپنے باپ کے نام کے ساتھ اس کی وفات کی تاریخ بھی لکھوا دیتا ہے اور پھر اس کتبے کو اپنے باپ کی قبر لگا دیتا ہے۔

بقول راحت اندوری:

دو گز ہی سہی مگر میری ملکیت تو ہے
اے موت! تو نے مجھے زمیں دار تو کیا

مشق

۳۔ متن کے مطابق ذیل میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

09808005
(i) شریف حسین کو تانگے میں سوار ہونے کا لطف ملتا تھا:
(الف) مہینے کے آخری روز　(ب) ✓ مہینے کے ابتدائی روز　(ج) مہینے کے وسط میں　(د) مہینا بھر

09808006
(ii) شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم اس لیے تھی کہ:
(الف) اس نے بچت کی تھی　(ب) اسے تنخواہ دیر سے ملی تھی
(ج) کہیں سے قرض مل گیا تھا　(د) ✓ اس کی بیوی اور بچے میکے گئے ہوئے تھے

09808007
(iii) کلرکوں میں لوگ شامل تھے:
(الف) نئے بھرتی ہونے والے　(ب) ادھیڑ عمر
(ج) عمر رسیدہ　(د) ✓ ہر عمر کے

09808008
(iv) شریف حسین کے خیال میں سنگِ مرمر کے ٹکڑے کا مصرف تھا کہ:
(الف) کسی کو تحفہ دیا جائے　(ب) ✓ صدر دروازے پر لگایا جائے
(ج) مطالعے کی میز پر رکھا جائے　(د) مُنڈیر پر سجا دیا جائے

09808009
(v) شریف حسین کی موت کے بعد سنگِ مرمر کا ٹکڑا:
(الف) یوں ہی گھر میں پڑا رہا　(ب) کہیں گم ہو گیا
(ج) بیچ دیا گیا　(د) ✓ اس کی قبر کا کتبہ بنا

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

۲۔ سبق "کتبہ" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شریف حسین اپنے دفتر میں کس حیثیت سے ملازم تھا؟ 09808010

جواب: شریف حسین اپنے دفتر میں درجہ دوم کا کلرک تھا۔

(ب) کلرکوں کی ٹولیوں میں کس طرح کے لوگ شامل تھے؟ 09808011

جواب: کلرکوں کی ٹولیوں میں جو لوگ شامل تھے۔ ان میں ٹائپسٹ، ریکارڈ کیپر، ڈسپیچر، اکاؤنٹنٹ، ہیڈ کلرک سپرنٹنڈنٹ۔ غرض ہر درجہ کے کلرک شامل تھے۔

(ج) شریف حسین نے سنگ مرمر کے نفیس ٹکڑے کا کیا استعمال سوچا تھا؟ 09808012

جواب: شریف حسین نے سنگ مرمر کے اس ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروا کر مستقبل میں اپنے مکان کے باہر نصب کرنے کا سوچا تھا۔

(د) شریف حسین کو موت کن حالات میں واقع ہوئی؟ 09808013

جواب: شریف حسین کی موت نمونیا ہونے کی وجہ سے بستر مرگ پر واقع ہوئی۔

(ہ) شریف حسین کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا سنگِ مرمر کے ٹکڑے کو کس مصرف میں لایا؟ 09808014

جواب: شریف حسین کی موت کے بعد اس کے بیٹے نے سنگ مرمر کے اس ٹکڑے کو باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

۳۔ **دیے ہوئے الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔** 09808015

آلکس، ترمیم، خس و خاشاک، کنگلا، کواڑ، نقش و نگار

الفاظ	معنی	جملے
آلکس	سستی	ہمیں آلکس کی بجائے محنت سے کام کرنا چاہیے۔
ترمیم	تبدیلی	کتبے کی تحریر میں تھوڑی سی ترمیم کروا دی گئی۔
خس و خاشاک	گھاس و پھونس	سیلاب ہر چیز کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گیا۔
کنگلا	جس کی جیب خالی ہو	شریف حسین بالکل کنگلا تھا۔
کواڑ	بغیر دروازے کے	کتبہ بے کواڑ الماری میں رکھ دیا گیا۔
نقش و نگار	پھول اور بوٹے	کتبے پر نقش و نگار بہت اچھا بنا تھا۔

اصنافِ نثر: اصنافِ نثر کی معروف اقسام میں داستان، ناول، افسانہ، ڈراما، سیرت نگاری، سوانح عمری، خودنوشت، خاکہ، سفرنامہ، مکتوب نگاری اور مضمون نویسی وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں ہم طلبہ کو صرف داستان، ناول، افسانہ اور ڈراما کے بارے میں مختصراً بتاتے ہیں۔

داستان: داستان قصے، کہانی یا حکایت کی قدیم قسم ہے۔ اس کا مترادف لفظ کہانی ہے۔ کسی زمانے میں داستان گوئی ایک باقاعدہ فن ہوا کرتا تھا اور بے شمار دل چسپ داستانیں کتابی صورت میں بھی چھپیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی جگہ ناول کی صنف نے لے لی۔

ناول: ناول کے معنی ہیں: نیا یا انوکھا۔ چوں کہ ناول میں داستان کے خیالی قصوں کے برعکس حقیقتِ حال بیان کی جاتی ہے اس لیے اسے زیادہ پسند کیا گیا۔ ناول میں جو قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ طویل ہوتا ہے اور اسے پڑھنے کے لیے خاصا وقت درکار رہتا ہے۔ جب کہ اس گہما گہمی اور مصروفیت کے دور میں لوگوں کے پاس وقت کمی ہے اس لیے ناول کے بجائے افسانہ زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ مزید

www.taleemzone.com
Educational Guide
TALEEM ZONE

برآں ناول میں زندگی کو بھرپور انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اردو ادب میں ناول کی صنف مغرب سے آئی۔ تقریباً سبھی ناقدین
ڈپٹی نذیر احمد کو اُردو کا پہلا ناول نگار تسلیم کرتے ہیں۔

افسانہ: افسانہ ایک ایسی مختصر تحریر کا نام ہے جس میں کسی کردار یا واقعے کی صرف ایک جھلک دکھائی جاتی ہے۔ انگریزی میں افسانے کو شارٹ سٹوری کہا جاتا ہے۔ ایک اچھا افسانہ اسے شمار کیا جاتا ہے جو کم وقت میں پڑھنے والے کو مسرت و تسکین کے لمحات میسر کرتا ہے۔ پریم چند کو اردو کا پہلا افسانہ نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ غلام عباس کی شامل کتاب تحریر ''کتبہ'' ایک افسانہ ہے۔

ڈراما: ڈراما انگریزی کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں: عمل کر کے دکھانا۔ ڈراما ادب کی وہ نثری صنف ہے جس میں ایک مکمل کہانی ہوتی اور جسے کرداروں کی حرکات و سکنات اور مکالموں کے ذریعے سٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ عام طور پر ڈرامے دو طرح کے ہوتے ہیں المیہ اور طربیہ۔ المیہ ڈراموں میں الم ناک صورتِ حال میں جب کہ طربیہ ڈراموں میں خوش گوار ماحول دکھایا جاتا ہے۔ اردو ڈراموں میں آغا حشر کاشمیری کا نام بڑا اہم ہے۔ آج کل ٹیلی ڈراموں کو بڑے شوق سے دیکھا جاتا ہے۔

۴۔ سبق ''کتبہ'' کے متن کو مدنظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (✗) کا نشان لگائیں۔ 09808016

(الف) عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں جس میں کم و بیش پانچ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ✗

(ب) شریف حسین کلرک درجہ اوّل کچھ سویرے دفتر سے نکلا۔ ✗

(ج) شریف حسین نے چوّنی نکال کر کوچوان کو دی۔ ✗

(د) ان کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ ✓

(ہ) سنگِ مرمر کے ٹکڑے کو وہ ایک مشہور آہن گر کے پاس لے گیا۔ ✗

(و) وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ترقی لطیفۂ غیبی سے ہوتی ہے۔ ✓

۵۔ سبق ''کتبہ'' کے متن کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔ 09808017

(الف) ''وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔''

وضاحت: اس جملے میں افراد کی طرزِ گفتگو کی طرف اشارہ ہے جو اپنی اصل زبان کو چھوڑ کر غیر زبان میں بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کوشش میں زبان کا لہجہ بگڑ جاتا ہے۔

(ب) ''دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔''

وضاحت: شہر کی جامع مسجد کی سیڑھیوں کے نیچے اور اردگرد دنیا بھر کی ضرورت کی چیزیں بیچنے والے موجود ہوتے ہیں اور یہاں مختلف قسم کے پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی موجود ہوتے ہیں۔

(ج) ''اس نے محض اپنے شوقِ تحقیق کو پورا کرنے کے لیے قیمت پوچھی۔''

وضاحت: شریف حسین نے تو صرف جاننے کے شوق میں اس سنگ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت پوچھی تھی۔

(د) ''وہ بڑا غفور الرحیم ہے، کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔''

وضاحت: شریف حسین کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت غفور الرحیم ہے۔ وہ اسے ترقی دے گا اور اس کے بھی اچھے دن آئیں گے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

۶۔ درج ذیل لفظوں پر اِعراب لگائیں تاکہ ان کا دُرست تلفظ واضح ہو سکے۔ 09808018

طمانیت، گتھیاں، حجاب، مسلط، مشقت، مژدہ

طَمَانِیَتُ، گُتھِیَاںُ، حِجَابُ، مُسَلَّطُ، مَشَقَّتُ، مُژْدَہْ

۷۔ درج ذیل نثر پارے کی تشریح کیجیے۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیجیے۔ 09808019

''گویا ہم راہ ور کلرکوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مشق بہم پہنچا رہے تھے۔''

جواب: دیکھیے اقتباس کی تشریح۔

۸۔ درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔ 09808020

اہم علاقائی اور قومی تہوار کسی بھی ملک اور علاقے کی ثقافت اور روایات کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ یہ تہوار لوگوں کو آپس میں جوڑنے اور محبت، بھائی چارے، اور یک جہتی کے جذبات کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پاکستان میں عید الفطر، عید الاضحیٰ، یومِ آزادی، یومِ دفاع اور یومِ تکبیر جیسے تہوار قومی سطح پر بھرپور جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں، علاوہ ازیں علاقائی تہوار مختلف صوبوں میں اپنی روایتی رنگینیوں کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ ان تہواروں کے دوران میں نہ صرف مذہبی اور ثقافتی اقدار کو اجاگر کیا جاتا ہے بلکہ یہ سماجی میل جول اور محبت کے پیغام کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔

س1۔ کسی بھی ملک یا علاقے کی ثقافت اور روایات کا حصہ کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب: علاقائی اور قومی تہواروں کو کسی بھی ملک یا علاقے کی ثقافت اور روایات کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

س2۔ مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟

جواب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ مذہبی تہوار ہیں۔

س3۔ قومی اور علاقائی تہواروں کے دو فائدے لکھیں۔

جواب: i- لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔

ii- محبت اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔

س4۔ پاکستان کے قومی تہواروں کے نام لکھیں۔

جواب: یومِ تکبیر، یومِ دفاع اور یومِ آزادی۔

س5۔ مندرجہ بالا عبارت کا موزوں عنوان تجویز کیجیے۔

جواب: پاکستان کے قومی تہوار۔

﴿اضافی مختصر سوالات﴾

1۔ غلام عباس کن رسالوں کے مدیر رہے؟ 09808021

غلام عباس ''پھول'' اور ''تہذیب نسواں'' کے مدیر رہے۔

2۔ غلام عباس کے افسانوی مجموعے کے نام لکھیں۔ 09808022

آنندی، کن رس اور جاڑے کی چاندنی۔

3۔ افسانہ کسے کہتے ہیں؟ 09808023

ایسی مختصر تحریر جس میں کسی کردار یا واقعے کی صرف ایک جھلک دکھائی جائے افسانہ کہلاتی ہے۔

www.taleemzone.com

09808024
4۔ اردو کا پہلا افسانہ نگار کسے کہا جاتا ہے؟
اردو کا پہلا افسانہ نگار منشی پریم چند کو کہا جاتا ہے۔

09808025
5۔ سڑک پر گہما گہمی کس وقت ہوا کرتی تھی؟
صبح کو ساڑھے دس بجے سے پہلے اور سہ پہر کو ساڑھے چار بجے کے بعد سڑک پر بہت گہما گہمی ہوا کرتی تھی۔

09808026
6۔ آج کا دن شریف حسین کے لیے مبارک دن کیوں تھا؟
آج کا دن شریف حسین کے لیے مبارک دن اس لیے تھا کیوں کہ آج خلافِ معمول تنخواہ کے آٹھ روز بعد اس کی جیب میں پانچ روپے کا نوٹ اور کچھ آنے پیسے پڑے تھے۔

09808027
7۔ دفتر سے نکلنے والی ٹولیوں میں کون کون لوگ تھے؟
ٹائپسٹ، ریکارڈ کیپر، ہیڈ کلرک، سپرنٹنڈنٹ اور ادنی و اعلیٰ حیثیت کے کلرک تھے۔

09808028
8۔ سائیکل سوار کلرکوں کا حلیہ کیا تھا؟
سائیکل سوار آدھی آستینوں کی قمیص، خاکی زین کے نیکر اور چپل پہنے، سر پر سولا ہیٹ رکھے، کلائی پر گھڑی باندھے، رنگ دار چشمہ لگائے ہوئے تھے۔

09808029
9۔ شریف حسین دفتر سے چھٹی کے بعد کہاں گیا؟
شریف حسین دفتر سے چھٹی کے بعد گھر جانے کی بجائے جامع مسجد کے قریب کباڑیوں کی دکانوں کی طرف گیا۔

09808030
10۔ کباڑی کی دکان میں شریف حسین کی نظر کس چیز پر پڑی؟
کباڑی کی دکان میں شریف حسین کی نظر سنگِ مرمر کے ایک ٹکڑے پر پڑی۔

09808031
11۔ کباڑی نے سنگِ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت کیا بتائی؟
کباڑی نے سنگِ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت تین روپے بتائی۔

09808032
12۔ شریف حسین کو سنگِ مرمر کا ٹکڑا لینے کے بعد غصہ کیوں آیا؟
شریف حسین کو سنگِ مرمر کا ٹکڑا لینے کے بعد غصہ آیا کہ اس نے ایک روپے کی بجائے بارہ آنے کا ٹکڑا کیوں نہ لیا۔

09808033
13۔ شریف حسین کو سنگِ مرمر کے ٹکڑے کے بارے میں کیا خیال آیا؟
شریف حسین کو پہلا خیال یہ آیا کہ خدا کے کارخانے عجیب ہیں کیا پتا اُس کے دن پھر جائیں اور ایک دن اپنا مکان لے لے تو اس کے دروازے کے باہر نصب کر دے گا۔

09808034
14۔ شریف حسین کو جب تنخواہ ملی تو اُس نے پہلا کام کیا کیا؟
شریف حسین کو جب تنخواہ ملی تو اس نے سب سے پہلے سنگ تراش کے پاس گیا اور سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروایا۔

09808035
15۔ شریف حسین نے گھر جا کر کتبہ کہاں رکھا؟
شریف حسین نے بے کواڑ کی الماری میں کتبہ رکھا۔

09808036
16۔ دفتروں کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر شریف حسین کس نتیجے پر پہنچا؟
وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ترقی غائب کی طرف سے ملتی ہے کڑی محنت جھیلنے اور جان کھپانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

17- شریف حسین درجہ اوّل کا کلرک کیسے بنا۔ 09808037

درجہ اوّل کا ایک کلرک تین مہینے کی چھٹی پر گیا تو اُس کی جگہ عارضی طور پر شریف حسین کو درجہ اوّل کا کلرک بنا دیا گیا۔

18- کتبہ نے کتنی جگہیں بدلیں؟ 09808038

کتبہ نے کئی جگہیں بدلیں کبھی بے کواڑ کی الماری میں تو کبھی میز پر، کبھی صندوق کے اوپر، کبھی چار پائی کے نیچے، کبھی بوری میں تو کبھی کاٹھ کے بکس میں رکھا گیا۔

19- بچوں کی شادی کے بعد شریف حسین کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی؟ 09808039

شریف حسین کے دل میں حج کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔

20- غلام عباس کا افسانہ کتبہ ان کے کس افسانوی مجموعے سے لیا گیا ہے؟ 09808040

غلام عباس کا افسانہ کتبہ ان کے افسانوی مجموعے ''آنندی'' سے لیا گیا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1- غلام عباس کا سنِ ولادت ہے۔ 09808041

(A) ۱۹۰۷ء (B) ۱۹۰۸ (C) ۱۹۰۹ء (D) ۱۹۱۰ء

2- غلام عباس پیدا ہوئے: 09808042

(A) لاہور میں (B) امرتسر میں (C) کراچی میں (D) حیدر آباد میں

3- غلام عباس نے میٹرک کا امتحان پاس کیا: 09808043

(A) گورنمنٹ ہائی سکول (B) مسلم ہائی سکول (C) سنٹرل ماڈل سکول (D) دیال سنگھ ہائی سکول

4- غلام عباس ''آل انڈیا ریڈیو'' سے منسلک ہوئے: 09808044

(A) ۱۹۳۸ء (B) ۱۹۳۹ء (C) ۱۹۳۷ (D) ۱۹۳۵ء

5- حکومت پاکستان نے غلام عباس کو کون سا اعزاز پیش کیا؟ 09808045

(A) تمغہ امتیاز (B) ستارہ امتیاز (C) نشان حیدر (D) ہلال امتیاز

6- آنندی، کن رس اور جاڑے کے چاندنی افسانوی مجموعے ہیں: 09808046

(A) پریم چند کے (B) مرزا ادیب (C) غلام عباس کے (D) فاروق قیصر کے

7- گوندنی والا تکیہ، جزیرہ سخن وراں اور دھنک غلام عباس کے ہیں: 09808047

(A) ڈرامے (B) افسانے (C) مضمون (D) ناولٹ

8- صدر ایوب خان کی کتاب Friends, not Masters کا ترجمہ ''جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی'' کے نام سے کس نے کیا؟ 09808048

(A) سعادت حسن منٹو (B) غلام عباس (C) مولوی عبدالحق (D) مشتاق احمد یوسفی

9- غلام عباس کا سال وفات ہے: 09808049

(A) ۱۹۸۱ء (B) ۱۹۸۲ء (C) ۱۹۸۳ء (D) ۱۹۸۴ء

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09808050

10۔ شہر سے کتنے فاصلے پر عمارتوں کا سلسلہ تھا:

(A) ڈیڑھ دو میل (B) دو میل (C) دو، تین میل (D) ایک ڈیڑھ میل

09808051

11۔ شریف حسین کلرک تھا:

(A) درجہ اوّل (B) درجہ دوم (C) ہیڈ کلرک (D) چیف کلرک

09808052

12۔ کلرک لہجہ بگاڑ بگاڑ کر کس زبان میں باتیں کر رہے تھے؟

(A) فارسی (B) انگریزی (C) فرانسیسی (D) عربی

09808053

13۔ ہر شخص افسروں کے چڑ چڑے پن سے تھا:

(A) خوش (B) ناخوش (C) پریشان (D) نالاں

09808054

14۔ شریف حسین نے کو چوان کو دی۔

(A) نصیحت (B) اُکنی (C) چونی (D) دُعا

09808055

15۔ کہنہ فروش اور سستا مال بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں:

(A) بازار کے درمیان میں (B) محلے کی نکڑ پہ

(C) جامع مسجد کی سیڑھیوں کے گرد (D) دفتروں کے سامنے

09808056

16۔ شریف حسین کی نظر پڑی:

(A) ٹیبل لیمپ پر (B) گھڑی پر (C) گراموفون پر (D) سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر

09808057

17۔ شریف حسین نے سنگِ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت بتائی:

(A) ایک آنے (B) ایک روپیا (C) دو روپیا (D) بارہ آنے

09808058

18۔ شریف حسین کو خیال آیا کہ اگر وہ کلرک درجہ دوم سے بن جائے:

(A) ہیڈ کلرک (B) چیف کلرک (C) سپرنٹنڈنٹ (D) درجہ اول

09808059

19۔ کتنے سال کی محنت کے بعد شریف حسین کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا؟

(A) ایک سال (B) دو سال (C) تین سال (D) چار سال

09808060

20۔ شریف حسین نے سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر کندہ کروایا:

(A) اپنا نام (B) اپنے بیٹے کا نام (C) اپنی بیٹی کا نام (D) گھر کا نام

09808061

21۔ ہر روز دفتر سے تھک ہار کر آنے کے بعد شریف حسین کی نظر پڑتی:

(A) اپنے جوتوں پر (B) اپنے خستہ مکان پر (C) اپنے بچوں پر (D) سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر

09808062

22۔ شریف حسین نے کتبہ الماری سے اُٹھا کر رکھا:

(A) صندوق میں (B) بستر کے نیچے (C) بوری میں (D) باورچی خانے میں

09808063

23۔ شریف حسین کی نظر کتبے پر پڑی تو وہ دھوئیں سے ہو چکا تھا:

(A) میلا (B) گندا (C) سیاہ (D) پیلا

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

شریف حسین کو کس عمر میں پنشن ملی؟ 09808064

(A) پچپن سال (B) باون سال (C) پچیس سال (D) ساٹھ سال

اپنی پنشن اور بچوں کی تنخواہیں ملا کر شریف حسین کے گھر میں کل آمدنی ہو جاتی تھی: 09808065

(A) ڈیڑھ سو روپے (B) دو سو روپے (C) ڈھائی سو روپے (D) تیس سو روپے

شریف حسین کاروبار شروع نہ کر سکا: 09808066

(A) غربت کی وجہ سے (B) خاندان کی مخالفت کی وجہ سے (C) [illegible] کے ڈر سے (D) بیماری کے خوف سے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-کی ایک رات وہ کسی کام سے بستر سے اُٹھا: 09808067

(A) دسمبر B۔ گرمیوں (C) جاڑے (D) برسات

شریف حسین کو مرض ہوا: 09808068

(A) کھانسی کا B۔ نمونیا کا (C) دل کا (D) جگر کا

کتنے دن بستر پر پڑے رہنے کے بعد شریف حسین کا انتقال ہوا: 09808069

(A) دو دن (B) تین دن (C) چار دن (D) پانچ دن

بیٹے نے کتبہ تھوڑی سی ترمیم کے بعد لگوا دیا: 09808070

(A) مکان کے باہر (B) بازار میں (C) کمرے میں (D) قبر پر

جوابات

نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب
1	C	2	B	3	D	4	A	5	B
6	C	7	D	8	B	9	B	10	A
11	B	12	B	13	D	14	B	15	C
16	D	17	B	18	D	19	B	20	A
21	D	22	A	23	D	24	A	25	A
26	C	27	C	28	B	29	C	30	D

www.taleemzone.com
Educational Guide
TALEEM ZONE